خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 91

Track 1

Time 36:48

۱۔شب برات کی کیا حکمت ہے ؟

شعبان کا مہینہ شروع ہو نے والا ہے ۔بلکہ شرور ع ہی ہو چکا ہے آج کیا تا ریخ ہے شعبان کی تیرا اس حساب سے کل کی جو رات ہے وہ شب برات کی رات ہے سوالا ت تو بہت سارے ہیں لیکن یہ پہلی شب برات ہے اس مناسبت سے تین راتیں ہو تی ہیں ایک تو لیلتہ القدر ہے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کر نے لئے حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام نے فر مایا ایک شب معراج ہے اور ایک شب برات ہے یہ تین راتیں ہیں یہ تین را تیں مسلمانوں کے لئے بہت عظیم را تیں ہیں شب برات میں حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام اس با ت کا علم فر ما یا کر تے تھے قبر ستان چلے جا تئے تھے اور وہاں دوردشریف پڑھ کے قرآن شریف پڑھ کر ایصال ثواب کر تے تھے ۔شب برات میں اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے مسلمانوں میں یہ ہے کہ وہ حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کی سنت پر عمل کر تے ہو ئے بڑی تعداد میں الگ قبر ستان جا تے ہیں اور بڑی اچھی رو نق بھی ہو تی ہے دوردشر یف پڑھ رہا ہے کو ئی ایصال ثواب کر رہا ہے کھانے بھی لو گ کثرت جب اس رات کی اہمیت کا تعلق ہے برائی کا تعلق ہے وہ حدیث شریف سے اور رسول اللہ ﷺ کے عمل سے ثابت ہیں اب یہ کیوں ثا بت ہے اب رسول اللہﷺ کا کو ئی عمل ہمارے سامنے آگیا تو کیوں مسئلہ ہو گیا حضور علیہ لصلوٰ ة والسلام تو قبر ستان تشریف لیجا تے تھے صحابہ اکرام بھی تشریف لیجا تے تھے اولیا ء اللہ بھی تشریف لے گئے اس لئے قبر ستا ن جا نا جو ہے یہ اپنے حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کی جو سنت ہے اور اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنے کی ایک علامت بھی ہے اب یوں کہ یہ رات ہے کیا فضلیت و عظمت اس رات سے ثابت ہے حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام نے اس رات کو قرآن پڑھا ہے اس رات میں عبادت فر ما ئی ہے اور قبر ستان جا کے ایصال ثواب کیا ہے یہ تین باتین جس کا تذکرہ کیا ہے ایک رات لیلتہ القدر اس کو ا س کو آپ لوگوں کو پتا ہے وہ آخری عشرہ میں رمضان کے طاق راتوں میں تلاش کرنے کے لئے اس کا حکم فر مایا اور دراصل یہ اس مہینے کے جو روزے ہیں وہ رو زے انسان کے اندر ایسی رو شنیاں اللہ ذخیرہ کر دیتے ہیں کہ ان رو شنیوں اور ذخیروں سے انسا ن کے جو حواس ہیان کی رفتا ر اتنی زیادہ ہو جا تی ہے کہ وہ یعنی جس طر ح آدمی اس دنیا میں سب کچھ دیکھتا ہے اسی طر ح رمضان کے رو زے صیحح معنوں میں رکھ لئے جا ئیں تو بیس دن کے اندر انسان کی روح اتنی بیدار اور متحرک ہو جا تی ہے تواس سے

ایسی نظر اس کے اندر کھل جا تی ہے جس سے وہ فر شتے دیکھ لیتا ہے بندے
اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بھی لوگوں نے زیارت کی ہے اورقر آن پاک
میںبڑی صورت ہے انا انزلنہ لیلتہ القدر ...حیحتیی...اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے
طاق راتوں میں منشا...یعنی یہ ایک رات جو ہے ہزار مہینوں سے افضل ہے لیلتہ
القدر خیرن من شہا...لیلتہ القدر یہ ہے کہ وہے ایک ہزار مہینوں سے زیادہ
افضل ہے اب ایک ہزار مہینوں سے زیادہ افضل ہو نے کا مطلب یہ ہے کہ ایک
ہزار مہینوں میں تیس ہزار دن ہو تے ہیں اور تین ہزار راتین ہو تی ہیں تو اس
کا مطلب یہ ہے کہ زندگی میں کام کر نے والے جتنے بھی حواس ہیں وہ دو قسم
کے حواس ہیں ایک حواس بیداری کے حواس ہیں اور ایک حواس خواب کے حواس
ہیں جب آدمی سو جا تا ہے مثلاً خواب میں دیکھتا بھی ہے ،چلتا بھی ہے ،اڑتا
سب کچھ ہو جا تا ہے تو اب یہ جو نیا یہ سب کے ساتھ ہے یعنی ایک بھی ہے ،
دن میں جتنے حواس آدمی کے اندر کام کر تے ہیں یعنی اسپیڈ یہ حواس کام کر نے
کی جتنی اسپیڈ آدمی کے اندر ایک دن میں ہو تی ہے اور ایک رات میں ہو تی ہے
تو اس سے ایک ہزار مہینوں سے تو ساٹھ ایک مہینے میں تیس دن اور تیس راتیں
تو جب ایک مہینے کا ذکر کریںتو ساٹھ ہو جا ئیں گے ایک مہینے کے تیس دن ایک
مہینے کی تیس راتیں ساٹھ دن ہو گئے تواس کو جب ہزار سے ضرب دیں گے
توساٹھ یعنی ایک مہینے میں حواس کی رفتار ساٹھ گنا یعنی تیس دن تیس راتیں
ساٹھ ہو گئیں اس کو ہزار سے ضرب دے دیں تو لیلتہ القدر میں اللہ تعالیٰ کے
حکم سے اللہ تعالیٰ نے جو قانو ن بنا یا ہے اسکے لحاظ سے مسلما ن کے اندر جو
عام رفتار ہے اس کے ساٹھ ہزار گنا ہ زیادہ ہو جا تی ہے مثلاً اگر آپ ایک دن
ایک رات میں ایک میل سفر کر تے ہیں تو لیلتہ القدر میں اتنی رفتار ہو گی کہ
آپ ایک دن میںساٹھ ہزارمیل کا سفر کر یں گے اور وہ ساٹھ ہزار رفتار جو ہے
حواس کی وہ حواس اتنی ہو تی ہے کہ انسان اس دنیا میں رہتے ہو ئے بھی
غیب کی دنیا میں اس کی نظر کھل جا تی ہے اور وہ فر شتوں کو دیکھ لیتا ہے
تنزل الملا ئکتہ ...اس رات کی خوصیت یہ ہے کہ اس میں فر شتے اتر تے ہیں
اور حضرت جبرا ئیل علیہ السلام زمین پر تشریف لا تے ہیں فر شتے ہر وقت
موجو د ہیں لیکن بات یہ ہے کہ لیلتہ القدر کیا ہے ہم نے پچھلے سال بھی
مشاہدہ کیا تھا ایک کتا ب سے کہ لیلتہ القدر کے حواس کو ہم کس طر ح حاصل
کر سکتے ہیں کس طرح ہم رو زے رکھیں تو اس سال جوہم نے کتا بچہ شعرہ
کر یا ہے دو سرے رات معراج کی رات ہے۔معراج کی رات سے بھی آپ سب لوگ
واقف ہیں سبحان الذی ... پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے اور بیت سے بیت
المقدس تک لے گئی اور پھر اس کی ساری معراج کی فضلیت او رمعراج میں جو
کچھ ہو اوہ آپ سب جا نتے ہیں سارے مسلمان جا نتے ہیں اب جو بنیادی بات
ہے وہ یہ ہے کہ جو آپ شب برات کا تذکر ہ کر تے ہیںاس میں آپ کو شب برات
کا علاو ہ کو ئی تذکرہ نہیں ملتا مثلاً بیت المقدس میں حضور پاکﷺ نے نمازپڑھا
ئی اب جتنے بھی انبیاء علیہم الصلوٰ ة والسلام کی سیرت طیبہ ہے ان کو ہم غیب

کیے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکتے پھر رسول اللہﷺ آسمانوں پر تشریف لے گئے ایک آسمان دو آسمان آسمانوں کو بھی غیب کے علاوہ کچھ نہیں کہتے پھر رسول اللہ بیت المعمور میں گئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہو ئی اور گفتگو ہو ئی تو بیت المعمور بھی غیب کے علاوہ کچھ نہیں ہے عرش پر تشریف کے گئے اور انتہا ء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی قربت ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں میرے بندے سے میری اتنی قربت ہو گئی کہ ا س کے اور میرے درمیان دو کمانوں کا فا صلہ رہ گیا خانہ کعبہ قوثین دو کمانوں کا فا صلہ رہ گیا اب مطلب یہ ہے کہ دو کمانوں کافا صلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی قریب مطلب کو ئی فا صلہ ہی نہیں رہا وکان کعبہ کو ثر ...فا صلہ تو رہا بحیثیت خالق اور مخلوق کے فا صلہ تورہا اب یہ نہیں ہو ا کہ رسول اللہﷺ جب معراج میں تشریف لے گئے تو اللہ اور وہ ایک ہو گئے بحیثیت مخلوق کے اور خالق کے فا صلہ رہا یعنی اتنا فا صلہ ہے کہ آپ اس کو ناپ تو ل نہیں سکتے تو اللہ تعالیٰ نے کہا ...عربی آیت ... ہم نے اپنے بندے سے با تیں کیں بھی کیں اب دیکھئے اللہ ہے اللہ کا رسول وہاں بیٹھا ہوا ہے با تیں ہو رہی ہیں اللہ کی اور اللہ کے رسول کی با تیںہو رہی ہیں اس کو ہم غیب کے علاوہ کیا کہیں گے اللہ بھی غیب ہے جس مقام پر مقام محمود پر حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام تشریف فر ما ہیں وہ بھی غیب ہے اور پھر اللہ کی جو راض و نیاز کی با تیں ہے وہ بھی غیب ہے پھر اللہ تعالیٰ کو اس کو اور وضا حت فر ما تے ہیں عربی آیت یہ جومیری او ر میرے بندے کی با تیںہیں یہ کو ئی خواب خیال نہیں ہے ایسا نہیں ہے کہ رسو ل اللہﷺ نے کو ئی خواب دیکھ لیا ہوایسا بھی نہیں ہے کہ رسول اللہﷺ کے ذہن میںیہ خیال آگیا ہو کہ میں نے اللہ کو دیکھ لیا ...عربی آیت ...یہ سب سچ ہے تو اللہ نے یہ جو اپنے بندے جو با تیں کیں اس میں اللہ تعالیٰ تو خیالی بات نہیں ہے اللہ نے اپنے بندے کو اپنے پاس بلا یاقربت عطا کی ایسی قربت جس کو الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتا اور اللہ نے اپنے بندے سے با تیں کیں راض و نیاز کی با تیں کی جو رسول اللہﷺ نے اب دیکھئے لیلتہ القدر بھی غیب ہے شب برا ت بھی غیب ہے غیب کے علاوہ کچھ نہیںہے اب شب برات بھی قرآن پاک میں یاد نہیں آرہی شب برات کسی کو یاد ہے شب برات کی بھی کو ئی الگ بات ہے تو شب برات میں بھی سا رے معاملات جو ہیں وہ قاصد ہوجا تے ہیں وہ یہ بتا تے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دو سرے کام ہیں اس دنیا میں دو شرے کا م کر رہے ہیں اللہ میاں کے ایک شرح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا او ر اپنی مخلوق کا ایک تعلق ہے بحیثیت خالق ا ور مخلوق کے اور وہ مخلوق مسلم ہو ،ہندو ہو ،سیکھ ہو ،عیسائی ہو ،کچھ بھی ہو بحیثیت خالق کا ایک مخلوق کا رشتہ ہو تا ہے اور وہ ایسا رشتہ ہے وہ مخلوق اللہ کو مانے یا کیوں کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے اللہ تعالیٰ سے فراہم کر یں اللہ تعالیٰ نہ ما نے سے بیماریاں فراہم کر یں یعنی ہر وہ چیز جو مخلوق کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ سے فراہم کریں اب اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ یہ ہندو ہو اب یہ مجھے ما نتا ہے یا نہیں ما نتا یہ مجھے برا کہتا ہے آپ دیکھئے نہ اب اس دنیا میں اللہ کے

دوست تو نہیں ہیں لیکن آپ اللہ کی کتنی بھی اللہ میاں دھو پ نہیںبندکرے
تے ،پانی نہیںبندکرے تے ،زمین بند کر تے ،اور عظیم شان ہی اللہ کی ہے تو جتنی
بھی مخلو ق کی ضروریات ہے وہ سب پو ری کر تے ہیں بغیر کہے پو ری کر تے
ہیں اب یہ دیکھئے یہ زمین ہے اللہ کی پو ری زمین ہے آپ گھر بنا تے ہیں کیا کو
ئی آدمی یہ کہے سکتا ہے کہ زمین کی اللہ کی یہ کیسے کو ئی قیمت دے رہے
ہیں اب پا نی ہے کیا کو ئی بندہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ ہم اللہ کو پا نی کا
کچھ نہیں دیتے اور اللہ میاں ہمیں پا نی اس لئے دیتا ہے کہ ہم ایک ہزار دفعہ
اللہ کہتے ہیں تو پا نی ملتا ہے یا نہیں ملتا تو پا نی بھی فر ی ہے اللہ کی طر ف
سے تو زمین کے اندر پانی اوپر پا نی نیچے پا نی چشمے ابل رہے ہیں جہاں دیکھیں
آپ پا نی ہی پا نی ہے ہےاب انسان ایک گلاس پا نی کے بغیر نہیں چل سکتا ہےاب
دیکھئے ہوا ...ہوا کوئی آدمی کیا کو ئی بھی زندہ نہیں رہ سکتا نہ کو ئی پر ندہ
زندہ رہ سکتا ہے نہ کو ئی درخت زندہ رہ سکتا ہے آپ بتا ئیں کیا کو ئی آدمی پا
نی کا اللہ کو پیسے دے سکتا ہے پا نی بھی فری ، ہوا بھی فر ی ،آکسیجن بھی فر
ی ،دھوپ روز سورج نکلتا ہے اور غروب ہو جا تا ہے اب آپ بجلی جلا تے ہیںاس
کا بل دیتے ہیں لالٹین جلا تے ہیں مٹی کیب تیل کا بل دیتے ہیں چراغ جلا تے ہیں
اس میں سر سو ں کے تیل کا بل دیتے ہیں لیکن جب اللہ کی لیسٹ میں آتے ہیں
تو کو ئی پیسے نہیں مفت سب کچھ چا ند کی چا ندنی آپ دیکھیں وہ بھی مفت
اب اللہ نے مخلوق کی ذات سے متعلق جتنے بھی ضروریات ہیں سب فری دی
ہیں تو ایک نظام تو یہ ہے کہ اللہ بحیثیت خالق کے اپنی مخلوق کی ضروریات پو
ری کر تا ہے اور اس میں اللہ یہ نہیں دیکھتاکہ یہ مخلوق مجھے ما نتی ہے یا
نہیں ما نتی لیکن اب سانپ ہے سانپ کو بھی رو زی دیتا ہے ،اب شیر ہے وہ پھا
ڑ کھا تا ہے اللہ اس کو بھی رو زی دیتا ہے ، پچھو ہے اللہ اس کو بھی رو زی دیتا
ہے ،ایک نظام ہے پو را تو ایک مخلوق بھی جودنیا میں آزاد ہے اس کو رو زی مل
رہی ہے اور اس رو زی میں کو ئی شر ط نہیں ہے کہ اللہ کو ما نو یا نہ ما نو یا
اللہ کو اقرار کرو یا نہ کرو اللہ کے پیغمبر کا اقرار کرو کچھ نہیں رو زی دینی ہے
ایک نظا م ہے اللہ کا اب دیکھنا جو ہے اس نظام کا پہلا شعبہ کا وہ یہ ہے اس
نظام کو اللہ نے قائم رکھا ہو ا ہیں ایک قانون کے تحت مثلاً سو رج جب بھی
نکلے گا مشرق سے ہی نکلے گا مغرب سے نہیں نکلے گاپا نی سمندر کا پا نی
کڑوا ہی ہوگا کسی بھی دنیا میںآپ چلیں جا ئے سمندر کا پا نی کڑوا ہی ہو گا ہ
اب دریائوں کا پا نی میٹھا ہو تا ہے انسان کے یہاں اگر بچہ ہو گا تو انسان کا ہی
ہو گا بکر ی کا بچہ انسان کے یہاں نہیںپیدا ہو گا ہاوربکر ی کے پیٹ سے انسان
کا بچہ کبھی پیدا نہیں ہوتا تو ایک نظام ہے پو را تو زمین کے اندر آپ بیج ڈالیں
ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ آپ کیکر کے بیج بو ئیں اور ا س کے اوپر میٹھا آم نہیں
لگے گا ایسا نہیں ہو گا آپ زمین میںمیٹھے آم کی گٹھلی ڈالیں اور زمین میںسے
کیکرنکلے یہ کبھی نہیں ہو ااگر یہ ایک لا کھ سال ایک کھر ب سال جتنی بھی اس
کی عمر سا ئنس دان بتا تے ہیں اس میں کو ئی تا ریخ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ

کیکر کا بییج ڈال کر آپ اس مین آم اگا لیں اور آم کا بیج اگا کر آپ اس کے اندر
کیکر کی پھیلیاں لگا دیں یہ ایک نظام ہے اب یہ جو اتنا مضبوط نظام ہے اس
نظام کو قائم رکھنے کے لئے ظا ہر ہے اللہ تعالیٰ نے ایک کا رندہ بنا یا اتنا بڑا نظام
ہے ا تنے سیارے ہیں ستا رے ہیں چا ند ہے سو رج ہے اور پھر لاکھوں کروڑوں
دنیا ئیں ہیں اللہ تعالیٰ نے خود فر مایا الحمد اللہ رب العالمین عالمین سے مراد
یہ ہے کہ اتنے عالم ہیں اوراللہ کی تخلیق میں کہ اس کا کو ئی شمار ہی نہیں
عالمین سے مراد ظا ہرہے دنیا ایک عالم ہے تو ا س قسم کی اربوں کھر بوں دنیا
ئیں موجود ہیں اور اس دنیا میں پا نی بھی چا ہیے پھل بھی چا ہئے آکسیجن بھی
چا ہیے غذا بھی چا ہیے ہر چیز چاہیے جوانسان کی ضرورت ہے تو اس نظام کا
کو چلا نے کیلئے اللہ تعالیٰ نے کا رندے رکھے ان کا رندوں میں فر شتے ہیں اور ا ن
کا رندو ں میں انسان ہے اب اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ نظام بنایا ہے کہ تو میں
زمین میں خلیفہ بنانے والاہوں یا بنا دیا تو وہ خلیفہ جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی
نیا بت کے نیا بت کے جو فرا ئض ہیں ان کو پو را کر تے ہیں اور اس نظام کو چلا
تے ہیں اور اس میں آپ نے سنا ہو گا تو یہ غوث قطب ابدال جو ہیں یہ ان کے
نام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس نظام کو چلا رہے ہیں تو یہ جو شب برات کا مہینہ
ہے یہ شب برات کا مہینہ اس طر ح ہو تا ہے کہ اس نظام میں کام کر نے والے
بندے بتا تے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ صاحب تین سال کا پرو گرام بنتا ہے ہر آدمی
کا تیس سا ل کا پرو گرام لیکر آتا ہے تو تیس سال کو وہ دس سال سے تقسیم
کر تے ہیں پھر وہ پا نچ کر تے ہیں پھر وہ پا نچ کو ہر سال تو شب برات جو ہے
دراصل یہ ہے کہ زمین پر موجود جتنے بھی افراد ہیں جتنی بھی مخلو قات ہے
اللہ کی اس میں انسان بھی ہے ،بھیڑ بھی ہے بکر یاں بھی ہیں لیکن انسان ایک
الگ مخلوق ہے اس لئے انسان آتا ہے یہ سال بھر کا جو ان کا بجٹ ہے یہ فا ئنل
ہو تا ہے اسکو کہتے ہیں شب برات تو اب جس رات کو بجٹ بن رہا ہے اگلے
سال کاتو اس سال کا فا ئدے اٹھا ئیں گے کہ اگر آپ اللہ کی طر ف متوجہ نہ
ہوں تو وہ جو فر شتے کام کر رہے ہیںاور وہ انسان جو فر شتے جن کے تابع
ہیںجب بجٹ آپ کا ان کے سامنے آئے گا تو بجٹ کے ساتھ ساتھ آدمی کی جو
کیکولیشن ہے وہ بھی ہم لگا ئیں تو اس رات میںجب ہم عبا دت کر تے ہیں اللہ
کی طرف رجورع کر تے ہیں تو اس بجٹ میں ہمیں ایک خاص قسم کی ہو جا
تی ہے اچھا اب رہ گیا کیا قبر ستان جا نا تو قبر ستا ن کا کیا بجٹ ہے قبر ستان
میں جتنے بھی ہمارے دوست ہیں احبا ب ہیں رشتے دار ہیں ان کے جسم کو مٹی
میں مل گئے سب جا نتے ہیان کو وقبر میں ڈال دیا کیڑے کھا جا تے ہیں اس جسم
کوہڈیاں بھی راگ بن جا تی ہیں اور تو اب جب ہم قبر کھو لیںگے تو دیکھیں گے
ہدیاں بھی راگ بنی ہو ئی ہےاب روح کی بات تو روح کو غیب کے علاوہ کچھ
نہیں کہہ سکتے تو جب ہم قبر ستان جا تے ہیں تو قبر ستان جا نے سے ہمارے
اندر جیسے ہی غیب کی ایکٹیویٹیز ختم ہو جا تی ہے مثلاً آپ شہر میں رہ رہے
ہیں انہوں نے کہا کہ قبر ستان جا نا ہے تو یہ جو ذمہ داری جو ہے اس کو ہم نے

یا اس سے ہم نے ذہن ہٹا لیا ہے یا ذہن ہٹنے کے بعد ہم جو ہیں ہم اعالم ارواح
کی طرف متوجہ ہونگے اب جب آپ قبر ستان جا ئیں گے تو وآپ اپنے بزرگوں کو
یاد کر یں گے بھولیں گے نہیں قبر ستان میں جا نے کا منشاء یہی ہے کہ آپ
کسی قرآن کو پڑھیں اپنے رشتے دا روں کو ایصال ثواب کریں یہ دیکھ کر بھئی
ہمیں بھی ادھر ہی آنا ہے ہمارے ساتھ بھی یہی ہونا ہے تو جب ذہن ہمارا اس
طرف جا ئے گا کہ یہ حشر ہما را بھی ہے تو ہمارا معافی تلافی اگرذہن رو تو بہ
استغفار کی طرف رجوع ہو گا ہم تو بہ کر یں گے استغفارکریں گے اپنے گنا
ہوںکی معافی تلافی کر یں گے اور اگر ذہن زیادہ اس طرف ہو جا ئے گا تو ہم
نماز سے بچیں گے برائیوں سے بھی بچیں گے اور اب زمین پر کو ئی آدمی رہتا بھی
ہے یا سب ہی مر جا تے ہیں امیر ہے وہ مر جا تا ہے غریب ہے وہ مر جا تا ہے
بات یہ عطا فرمائے اور حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری
کا ئنات بنا ئی ہے جیسے میں نے آپ سے عرض کیا شب برا ت میں اللہ تعالیٰ
کہتے ہے کہ راض و نیاز کی با تیں کی عظمت ہے وہ پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کی
میں تما م عالمین کا رب ہوں وسائل پید ا کر نے والا زندہ رکھنے والا اور رسول
اللہﷺاللہ کے رسول ہیں ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 91

Track 2

Time 42:34

حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کے متعلق بعض لوگ نورو بشر میں پڑے رہتے ہیں
آپ سے گزارش ہے کہ اس کی وضا حت بیان فر ما دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ
اللہ کے نزدیک حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کا کیا مقام ہے ؟

اللہ تعالیٰ نے یہاں زمین ہے آسمانوں کی تخلیق کاذکر کیا ہے وہاں قرآن پاک
میں ارشاد کیا ہے اللہ نوری ...اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے یعنی اللہ آسمان
اور زمین کی جو بحث ہے یہ آسمان اور زمین جس بنیاد پر قائم ہیں اس بنیاد کو
اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کہا ہے اب یہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں زندگی وہ
زندگی زمین کی ہو ،وہ زندگی سموات کے اندر رہنے والی مخلوق کی ہو ، تو
زندگی کی جو حرکت ہے وہ نور کے اوپر قائم ہے اللہ نوری سموات ...اور جب
حدیث شریف کا ہم مطا لعہ کر تے ہیںتو حضور پاک ﷺ نے خود فر مایا اول ماخلق
اللہ نوری ...اب کا ئنات جب بنی تو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا علم بنا یا
حدیث اور قر آن دو نوںسے ایک بات ثا بت ہو تی ہے کہ یہ کا ئنات کی جو بیس

ہے یہ کا ئنات کی جو حرکت ہے دراصل یہ نور ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فر مایا ...اللہ
نوری سموات...اورحضور پاک ﷺ نے فر مایا اول ماخلق اللہ نوری...کہ اللہ نے
سب سے پہلے میرا نور ما خلق نوری ...میرا نور تخلیق کیا اب ابابیس کی روح
سے رسول اللہﷺ اپنے بارے میں فرما رہے تھے کہ میں نور ہوں اور اللہ تعالیٰ کے
ارشاد کے مطا بق زمین پر جو کچھ ہے اور آسمانوں کے اندر جو کچھ ہے وہ بھی
اللہ نے ہی بنا یا ہے تو مطلب یہ ہوا یہ جو کائنات ہے کا ئنات کی یہ جو بلٹ ہے
یا کا ئنات جس بلٹ پر سفر کر رہی ہے وہ بھی ہے اللہ نوری سموات ...نورون
اعلیٰ نور ...اور یہ جو بیس ہے یہ خالص اللہ کے اور یہ ایسا نہیں ہے کہ ا س
سے لوگ واقف نہیں ہو سکتے کہ ...اور اللہ جس کو چا ہتا ہے اس نور کو دیکھا
بھی دیتا ہے اور اس کو اس کی ہدا یت بھی مل جا تی ہے یعنی کا ئنات جس نور
پر سفر کر رہی ہے وہ نور آج بھی اللہ تعالیٰ کا فضل شا مل ہے اور بندہ جب
اللہ تعالیٰ کے لئے سفر کر تا ہے تو اس روح کو دیکھ بھی لیتا ہے اللہ نوری
سموات ...تو اب یہ ہے کہ حضور پاکﷺ ایک طر ف نور ہیں اور ایک طر ف بشر
ہیں تو اس بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے یا قر آن میں فر مایا یہ اللہ تعالیٰ نے فر
مایا کہ حضور پاک ﷺ سے کہ آپ کہہ دیجئے لوگوں سے میںتمہاری طرح بشر
ہوں...عربی...میں تمہاری طرح بشر ہوں ...فرق یہ ہے کہ میرے اوپر اللہ کی
طر ف سے وحی نا زل ہو ئی تھی تو جب حضور پاکﷺ کی ہم زمین پر موجود
زندگی کا مشاہدہ کر تے ہیں تو حضور پاکﷺ تو اپنے الفاظ میں بشر ہیں اللہ
تعالیٰ کے الفاظ میں بھی بشر ہے کہ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں بشر ہوں
تمہاری طر ح میرے اور تم میں فر ق یہ ہے کہ میرے اوپروحی نا زل ہو گئی
تمہارے اوپر وحٰ نا زل نہیںہو ئی تو ایک طرف یہ حضور پاک ﷺ بشر ہیں ۔اور دو
سری طر ف حضور پاکﷺ کے اندر جو صلا حیت اللہ تعالیٰ نے بحیثیت پیغمبر
کے،بحیثیت خاتم النبیین کے،بحیثیت اپنے محبوب کے جو صلا حتیں اللہ تعالیٰ نے
حضور پاکﷺ کے ا ندر منتقل کی وہ یہی ہیں اور یہ جھگڑا بے کار بات ہے کہ لوگ
کہتے ہیں حضور نور تھے کچھ لوگ کہتے ہیں حضور بشر تھے تو حضور نور بھی
تھے اور بشر بھی تھے تھے کیا ہیں نبی جب پردہ کر لیتے ہیں تو موت وارد نہیں
ہوتی نہ شہد کے اوپر موت واقع ہو تی نہ نبی کے اوپر موت واقع ہو تی ہے ۔
جس طرح حضور پاکﷺ زندگی میں موجود تھے اس طرح آج بھی مو جود ہیں ۔
کچھ لوگوںکو یہ بھی اطراز ہے کر گئے تو وہاں موجود اپنے دنیا میں زند ہ ہیں
لیکن قبر سے دور ہوں تو وہ روح زندہ نہیں ہے تو یہ بڑی عجیب منتق ہے کہ
بھئی جو آدمی زندہ ہے وہ ہر جگہ زندہ ہے اور جو آدمی مر گیا وہ ہر جگہ مر
گیا یہ تو ایسا ہے کہ ہم یوں کہیں گے کہ خواجہ صاحب جو ہیں امریکہ میںتو
زند ہ ہیں پاکستان میں مر گئے جب پا کستان میں زندہ ہیں امریکہ میں مر گئے
بھئی جو زندہ ہے وہ زندہ ہے جو مر گیا وہ مر گیا اچھا دو سری بات یہ ہے کہ
قرآن پاک کے قانون کے مطا بق اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ شہداء جو ہے ان کو مرا
ہوا نہ کہو وہ زندہ رہتے ہیں اور ان کے جسم خراب نہیں ہو تے قرآن پاک میں

مفسرین نے یہاں تک لکھا ہے کہ وہ اپنی قبروں میں سے اٹھ کر شہروں میںآتے
ہیںاورخط بھی بنواتے ہیں اور اپنے ناخن بھی کا ٹتے ہیںشہداء کے بارے میں لیکن
اب دیکھئے شہید اس میں شہید ہے جو کہ حضورپاک کی تعلیمات کے مطا بق
اس نے اللہ کے لئے اپنی جان قربان کی ہےجو حضورپاک کی تعلیمات کے مطا بق
اپنی جان قربان کر کے شہید ہو سکتا ہے تو وہ نبی کیوں نہیں شہید تا بع ہے
نبی کے تو جب شہداء زندہ ہیں قرآن پاک کے بیان کر دہ قانون کے مطا بق تو اب
نبی بھی زندہ ہیں تو جس طرح حضور پاکﷺ موجود تھے اس دنیا میں اسی طرح
اب بھی موجود ہیں بس فر ق یہ ہے کہ ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتی اچھا اب
آپ نے یہ بھی پڑا ہو گا کہ جب کو ئی بندہ حضور پاکﷺ پر دورد بھیجتا ہے تو
ساری پر دے ہٹ جا تے ہیں اور بندے حضور کی نظروں کے سامنے آجا تا ہے تو اس
طرح حضور کو بھی دیکھ رہے ہیں اب یہ جو اسلامی مسائل ہیں کو ئی کہتا ہے
حضور کو علم غیب تھا کو ئی کہتا ہے حضور کو علم غیب نہیں تھا کو ئی کہتا
ہے حضو رنور تھے کو ئی کہتا ہے حضور نور نہیں تھے تو یہ توتوجہ کی بات ہے
اصل میں یہ ہے کہ دو گروہوں کام کر رہے ہیں حضور کی امت میں دو
گروہوں کا م کر رہے ہیں ایک گروہوں جو کام کر رہا ہے وہ حضور پاکﷺ کے
متعلق جب وہ دماغ کو استعمال کر تا ہے تو اس قسم کی باتیں اس کے ذہن میں
آتی ہیں کہ حضور بشر تھے دو سرا کہتا ہے حضور کو غیب تھاتیسرا کہتا ہے کہ
ان کو غیب نہیں تھا اور ایسے بھی گستاخ لوگ موجود ہیں جویہ کہتے ہیںکہ
حضور کا درجہ بڑے بھا ئی کے برابر ہے ہتو اگر حضور کا درجہ بڑے بھا ئی کے
برابر ہے تو اسلام کی پو ری بلڈنگ ہی گر جا ئے گی بڑے بھا ئی سے آدمی نا
راض بھی ہو سکتا ہے،بڑے بھا ئی سے آدمی لڑ بھی سکتا ہے وہاںتو صورت یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ حضور کے سامنے اونچی آواز سے بھی بات نہیں کر نی
ا و ر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ فر مایا ہے کہ ...جو لوگ میرے محبوب سے
محبت کر تے ہیں میں ان سے محبت کر تا ہوں اب یہ نہیں ہو سکتا کہ میں تم
اپنے بڑے بھا ئی سے محبت کرو میں تم سے محبت کروں گا ہتو حضور پاک ﷺ کا
جو درجہ ہے اس کو ایک تو یہ ہے کہ آدمی دماغی طور پر سوچتا ہے اس میں
دلیلیں نکالتا ہے منزلیںنکالتا ہے اور ایک تو یہ ہے کہ آپ کا تعلق حضور پاک ﷺ کا
تعلق دلی تعلق ہے تو دل جو ہے وہ جو بھی فیصلہ کر تا ہے وہ صیحح اس لئے کر
تا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فر مایا ہے کہ میں مومن کے دل میں رہتا ہوں اللہ
تعالیٰ نے یہ نہیں فر مایا کہ میں مومن کے دماغ میں رہتا ہوں دماغ جب آپ کا
ایکٹیو ہو گا تو وہاں عقل زیر بحث آئیگی جہاں عقل زیر بحث آئے گی تو
وہاںدماغ زیر بحث آئے گا اور جہاں دماغ ہو گا وہ شیطان زیر بحث آئے گا او ر
آپ جیسے ہی اس بارے میں فیصلہ کر یں گے کیوں کہ دل میں اللہ رہتا ہے اس
لئے وہاں وہ شیطانی وسوسوں کا داخل نہیں ہے ایک بشر کہتا ہے اور ایک نور
کہتا ہے تو بات یہ ہے کہ حضور ﷺ بشر ہیں اور حضور ﷺ بحیثیت خاتم النبیین اور
بحیثیت رحمت العالمین اور بحیثیتۓ اللہ تعالیٰ کے محبوب کے کچھ بھی نہیں ہے تو

اب اگر حضور بشر میں آتے ہیں توحضو رﷺ کے جتنے امتی ہیںاو ر ان امتی کی
جتنی بشری کمزوری ہے ان سے بھی واقف ہو تے ہیں اب وہ فر شتے بھی ہو تے
ہیں اور فر شتوں کے اندر بشریت نہیں ہوتی تو ارشاد دیا اللہ تعالیٰ نے قرآن
پاک میںکہ صاحب ایسے فر شتے ہیں کے کھڑے نہیں ہے تو ہمارے اوپر یہ ذمہ
داری نہیں ہے کہ فر شتے کھڑا ہے تو ہم بھی کریں اور ایک ہزار فر شتو ں
میںبٹ گئے توہم بھی بٹ جا ئیں ہو ہی نہیں سکتا اس لئے فر شتوں کے اندر
بشریت نہیں ہے نبیوں کے اندر بشریت ہو تی ہے اس لئے نبی جو ہیں وہ مثال
قائم کر تے ہیں بشریت کے لئے اور ایصال کے لئے تو حضور پاکﷺ بشر بھی ہیں
اور نور بھی ہیں اب آپ یہ کہیں کے ہماری طرح بشر ہیں تو کے اس معنی کر
کے کہ وہ کھا نا بھی کھا تے تھے با زار میں چلتے بھی تھے حضور پاکﷺ نے کاروبار
بھی کیا حضور پاکﷺ کے بچے بھی تھےحضور پاکﷺ نے شادی بھی کی حضور پاکﷺ
نے جہاد بھی کیا لڑیاں بھی لڑی تو اس حیثیت سے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ
حضور کے اندر بشری تقاضے بھی موجود تھے لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ
حضور ﷺ ہمارے جیسے تھے ہمارا جیسا ہونا ایک الگ بات ہے لیکن ان بشری
تقاضوں کا استعما ل کر نا الگ با ت ہے مثلاً ایک عام آدمی جب کو ئی بشری
تقاضے پو را کر تا ہے یا کسی بشری تقاضے کو استعمال کر تا ہے تو ا س کے
سامنے اپنی ذات ہو تی ہے یا اپنی ذات ہوگی اپنی اولاد ہو گی اپنے ماں باپ
ہوں گے اپنے بیوی بچے ہوں گے لیکن حضور پاکﷺ کی زندگی کو جب آپ پڑھیں
توسیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تووہاں آپ کو ایک ہی بات ملے گی کہ رسول
اللہﷺ نے جو بھی تقاضا اختیار کیا وہ اللہ کے لئے کیا اب دیکھئے لوگوںنے کیسے
کیسے جب اللہ کا پیغام پہنچا یا لوگوں نے کیسے کیسے تکلفیں دی کہا کہ پیسے لے
لو با دشاہ بن جا ئو یہ کر لو وہ کر ولو حضور پاک نے کسی بات کو قبول نہیں
کیا اور یہ فر مایا نہیں اللہ ایک ہے ہی جو تم نے تین سو ساٹھ بت بنا رکھے ہیں
یہ یہ کچھ نہیں بے کار ہے تو حضور پاک کے جتنی بھی زندگی ہے اس کا مطا لعہ
کر یں تو حضو رپاک ﷺ کی زندگی میںایک بات ہی ملے گی کہ حضور ﷺ نے جو بھی
کچھ بشری تقاضوں میں کیا اس میں ان کی اپنی ذات سامنے نہیں تھی اللہ
تعالیٰ کی تھی تو ہم توں کہیں گے حضور بشر تو ہیں لیکن وہ ہمار ے جیسے
بشر نہیں ہیں اس لئے جب ہم اپنی بشریت کو دیکھتے ہیںتو ہمارے سامنے ایک
میزاج کے علاوہ کچھ نہیں ہے اب بیوی بھی اپنی ذات سے وابستہ ہے ،اولاد بھی
اپنی ذات سے وابستہ ہے اب حضور پاکﷺ جو اپنے گھر میں رہتے تھے وہ بھی ہم
سب جا نتے ہیں اب حضور پاکﷺ نے پر دے فر مایاتو یہ دنیا وی اعتبار سے آپ
دیکھیںگے تو حضور کی پو ری زندگی اور حضور کی زندگی کا ہر لمحہ ہر سانس
اللہ کے لئے وابستہ ہے اور اللہ کے لئے پو ری زندگی گزارتا ہے اور بشری تقاضے
اس لئے ضرورری ہے کہ اگر حضو رپاکﷺ میں بشری تقاضے نہ ہو تے تو تو بھوک
پیاس کا تقاضے نہ ہو تا نیند کا تقاضے نہ ہو تا تو پو ری نو ع انسانی اس بات سے
انکار کر سکتی تھی کہ یہ تو ہماری مخلوق ہے ہی نہیں یہ تو معاورائی مخلوق

ہے ہم تو اس کو فلو کر ہی نہیں سکتے بالکل اس طر ح جس طر ح ہم یہ
کہتے ہیں نہ ہم فر شتوں کو فلو نہیں کر سکتے اس لئے کہ اللہ نے فر شتوںکے
اندر بھوک ہی نہیں رکھی پیاس ہی نہیں رکھی ،اس کے اند ر شا دی کر نے کا
جذبہ ہی نہیں رکھا ،تو فر شتے با لکل الگ مخلوق ہے انسان باا لکل الگ مخلوق
ہیلہذا ہم فر شتے نہیں بند سکتے اور نہ فر شتوں کو فلو کر سکتے ہیں یا فر
شتوں کی اطا عت کر سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیا ء بھیجے ان میں
بشری تقاضوں کے ساتھ بھیجے بشری تقاضوں کے ساتھ انہیں پیدا کیابا لکل اس
طرح جس طر ح ایک عام انسان پیدا ہو تا ہے بشری تقاضوں کے تحت وہ بڑے ہو
ئے اور بشری تقاضوں کے تحت انہوں نے ایک پلٹ فا رم پر جمع کر نے کی کو
شش کی تبلیغ کی اور سب نے ایک ہی بات کہی کہ اسن کا ئنات میں دو رخ
ہیں ایک رخ کا نا م مخلوق ہے اوردو سری رخ کا نا م خالق ہے ۔خالق اسا کو
کہتے ہیں جو مخلوق کو پیدا کر تا ہے جو مخلوق کے لئے وسائل فراہم کر تا ہیج
مخلوق کی خدمت گر ی کر تا ہے جو مخلوق کو تحفظ فراہم کر تا ہے اور
مخلوق اس کو کہتے ہیں جو زندگی کے ہر شعبہ میں خالق کی محتاج ہوتی ہے
مثلاًآپ دیکھیں ہم ہوا کے بھی محتاج ہیں ہم پا نی کی بھی محتاج ہیں،ہم
روشنی کی بھی محتاج ہیں، ہم روٹی کے بھی محتاج ہیں،ہم گر می سر دی سے
بچنے کے لئے لباس کے بھی محتاج ہیں،لیکن اللہ تعا لیٰ با جود اس کے نہ وہ رو
ٹی کھا تا ہے نہ وہ کپڑے پہنتا ہے نہ اسے سر دی لگتی ہے نہ اسے گر می لگتی
ہے اس کے باوجود مخلوق کی تمام ضروریات لاکھوں کروڑوں سال سے ہو رہی
ہے جتنی بھی دنیا میں مخلوق پیدا ہو جا ئے سب کے لئے اللہ تعالیٰ روٹی کا بھی
انتظام کر تا ہے سب کے لئے اللہ تعالیٰ کپڑے کا بھی انتظام کر تا ہے اب یہاں آپ
دیکھیں جیسے جیسے مخلوق بڑھ رہی ہے لکڑیاں اتنی جل گئیں کہ اب وہ لکڑی
سے گزارہ نہیں ہوتاپہلے مٹی کا تیل نکا لا وہ مٹی کا تیل نا قابل ہوا تو پھر گیس
نکلی لو ہا پتل کم ہو گیا تو جناب پٹرول نکال دیا اس سے پلا سٹک بنانا شروع ہو
گئی یعنی جب بھی کو ئی ضرورت پیش آئی مخلوق کو تو اس سے پہلے کہ
مخلوق پریشان ہو اللہ تعالیٰ نے وسائل فراہم کر دئیے تو اللہ تعالیٰ کی شان یہ
ہے کہ وہ احتیاج نہیں رکھتا اپنی ذات میں مطلق قادر ہے لیکن مخلوق اپنی ذات
میں مطلق سرا پا احتیاج رکھ چکی ہے ہر قدم اس کا پا بند ہے اس بات کا کہ
وہ خالق کی طرف محتاج ہے وہ قائم ہے وہ ما نے یا نہ ما نے اس سے کو ئی فر
ق نہیں پڑھتا اب سورج نہیں نکلے تو گیہوں نہیں پکے کا اور ساری دنیا میں اتنے
حشرات الارض پیدا ہو جا ئیں گے کہ وہ آپ کے درخت بھی چاٹ جا ئیں گے اور
آپ کو بھی کھا جا ئیں گے چا ند نہیں نکلتا تو آپ کی کھیتیوں میں آپ کے پھلوں
میں میٹھا س ہی نہیںآئے گا ہر چیز کڑوی ہو جا ئے گی اب سورج نکلتا ہے تو آپ
کا کو ئی داخل نہیں سورج نکلے یانا نکلے لیکن سو رج نکلتا ہے چاند نکل رہا ہے
اب آپ کی کھتیاں جو ہیں ان میں منتقل ہو رہا ہے آپ کا کو ئی داخل نہیں ہے
چاند نکل رہا ہے آپ کی کھتیاپک رہی ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر اور پہا

ڑوں کے او پر پا نی کے چشمے جا ری کر دئیے زمین کے اند ر دریا بہا دئیے نہریں
بہا دی اور زمین کھو د رہے ہیں پانی دیکھئے کتنی عجیب بات کہ زمین کو آپ
کھو د رہے ہیں وہاں سے پا نی نکل رہا ہے اور آسمان تو پیغمبر بحیثیت بشر کے
کیوں کہ وہ یہ بات جا نتے ہیں کہ ہر چیز کا خالق ہر چیز کا رازق اور ہر چیز
پر قدرت دینے والی ذات اللہ اور اس لئے اس کی زندگی کے سارئے تقاضے جو ہیں
وہ خالق کے ساتھ وابستہ ہیں اور عام بندے کی جو زندگی ہے اس کے تقاضے اپنی
ذات تک یا اس کی برادری کی ذات تک یا اس کی قوم کی ذات تک محدود ہے تو
حضور پاکﷺ بشر ہیں لیکن یہ کہنا کہ ہمارے جیسے بشر ہیں تو یہ بے ادبی ور
گستاخی ہے حضو رپاکﷺ نور ہیں تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی فر مایا ...تو حضور
پاکﷺ نے یہ بھی فر ما یا کہ اول ما خلق ...کہ اللہ تعالیٰ نے جب کا ئنات بنا ئی تو
سب سے پہلے میرا نور تخلیق کیا یعنی میرا نوربنایا اور پھر اس نور سے ساری کا
ئنات جو ہے بنی اور یہ سوال میں نے بھی پہلے حضور قلندر بابااولیا ء سے کیا تھا
کہ صاحب حضور کی جو بشریت ہے وہ سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ کہ حضور
پاکﷺ نے یہ فر مایا کہ سب سے پہلے میرا نور بنا اور اس نور سے ساری کائنات
بنی تو یہ کیا چیز ہے تو انہوں نے یہ فر مایا کہ صورت یہ ہے کہ ایک اللہ ہے
سراپا نور ہے اب اللہ نے اپنے اندر سے تھوڑا سانور نکالا اوراس تھوڑے سے نور سے
ساری کا ئنات بنائی توظا ہر ہے جس نور سے ساری کا ئنات بنا ئی تو اس نور
کی کو ئی بحث ہو نی چا ہیے تو وہ نور اللہ نے جو پہلے نور کا جو حصہ ہے اللہ
نے اپنے نور سے جو جدانور کیا تو اس کا جو پہلا حصہ ہے وہ حضورپاک ﷺکو منتقل
کیا اب صورت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کن کہا اب ساری کا ئنات تخلیق
ہو گئی تو جس طر ح اللہ تعالیٰ نے ازل میں کن کہا تھا اللہ تعالیٰ آج بھی کن
کہہ رہے ہیں کن جو ہے کو ئی ایسی چیز نہیں ہے جو لاکھوں سالوں پہلے کن
ہو گیا اور بعد میںکن ہو نا بند ہو گیا اگر کن ہو نا بند ہو جا ئے گاتو کیا ہو گا حر
کت ختم ہو جا ئے گی تو کن جو اللہ تعالیٰ کا الفاظ ہے کن وہ لاکھوں اربوں
کھربوں سال سے کن کن کن کن برابر چل رہا ہے او ر اس کن سے نور بن رہا
ہے پھر اس کن سے اس نور کی تخلیق ہو رہی ہے ہاب صورت حال یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا واقعہ آپ نے پڑھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
واقعہ میں انہوں نے کہا میں آپ کو دیکھنا چا ہتاہوں اللہ میاں نے کہا تم تو
مجھے نہیں دیکھ سکتے...عربی آیت ...اللہ نے کہا تم مجھے نہیں دیکھ سکتے
انہوں نے کہا میں تودیکھنا چا ہتا ہوں تو انہوں نے کہا اچھا اس پہاڑ کی طر ف
دیکھو اگر تو قائم رہے جا ئے تو دیکھ لینا ...عربی آیت ...حضرت موسیٰ علیہ
السلام نے جب پہاڑکی طرف دیکھاتو اللہ تعالی نے پہاڑ کے اوپر تجلی کا نزول کیا
آپ نے دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام بہوش ہو گئے قلیل و پیغمبر نے تو وہ
پہاڑ بر داش کر سکا اس تجلی کو او رنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کو
برداش کر سکے تو ساری کا ئنات میں کتنے ایک ہی موسیٰ ہیں تو جب موسیٰ
اس تجلی کو برداش نہیں کر سکے تو ہم اور آپ کیسے ہو سکتے ہیں تو اللہ

تعالیٰ نے یہ قانون بنایا اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلیات کا پہلا ٹارگیٹ یا پہلا مقام جو
ہے وہ حضور پاکﷺ کو بنایا اور حضور پاکﷺ کو اتنی ساکت عطا کر دی کہ وہ
اللہ تعالیٰ کی تمام تجلیات کا جو نور ہے روشنی ہے جو طاقت ہے اس کو برداش
کر لیا انہوں نے تو ایک کی طرح انہوں نے اس نور کو ساری کا ئنات میں پھیلا دیا
اور تلقین کر دیا اور کا ئنات وجود میں آگی تو یہ قرآن پاک سے اس طرح ثابت ہو
تی ہے کہ اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں الحمد اللہ رب العالمین ...سب تعریفیں اس
اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا رب ہے عالمین کو تخلیق کر تا ہے یعنی عالمین کے
لئے وسائل فراہم کر تا ہے عالمین کے لئے زندگی فراہم کر تا ہے وہ اے
محمدﷺ ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تو عالمین رب رب کا
عالمین ہے وہ اللہ ہے وہ ایک مکمل طاقت ہے ، وہ ایک مکمل انرجی ہے، وہ
ایک مکمل گر دش ہے نورن الا نور ...اس کو لفظو ں میں بیان ہی نہیں کیا جا
سکتا ایک تجلی کہہ لیجئے لیکن وہ تجلی اتنی طا قت ور ہے کہ اس کر برداش
کر نے کے لئے اور بڑا تو وہ رسول اللہﷺ ہیں اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا اور منتخب
کر کے وہ سارے انوار اور رو شنیاں حضور کے اندر منتقل کی اور جب حضور کے
اندر منتقل کیں کیوں کہ حضور رحمت العالمین ہیں اس لئے حضو ر پاک ﷺ سے
ساری رو شنیاں کا ئنات کو منتقل ہو ئی وما ارسلنک ...کہ ہم نے تجھے عالمین
کے لئے رحمت میںتو رب ہوں عالمین کے کا میں پیدا کر تا ہوں لیکن تیرے ذریعے
تقسیم کر تا ہوں ،ساری زندگی تقسیم کر تا ہوں ،سارے وسائل تقسیم کر تا ہو
ںاور ساری کا ئنات کے اندر جو کچھ ہے وہ صلا حیت ہے علم ہے جو بھی کچھ ہے
تو حضور قلندربابااولیا ء نے فر ما یا کہ یہ اصل میں اول ماخلق ...کا مطلب یہ
ہے کہ کائنات کی پہلی جو بنیاد ہے کا ئنات کا پہلاجو مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ
کی تجلی کا نزول ہو تا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اور رسول اللہﷺ میں اتنی
طا قت ہے کہ وہ پو رے عالمین کی تجلیات کو اپنے اندر جذب کر تا ہے اور
اپنے اندر جذب کر کے وما ارسلنک اللہ کے ارشاد کے مطا بق ہم نے تجھے عالمین
کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اب تمام عالمین کو فیڈ کر دی جا ئے تو اب حضور پاکﷺ
عالمین بنے پھر اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا ئیں بنا ئیں یہ ایک دنیا ہے نہیں ہے اربو ں
کھربوں د نیا ئیں ہیںآپ نے ایک کتاب پڑی میں نے وہ ایک کتاب پڑھی
قلندرشعور ہقلندر شعور میں لکھا ہے وہ نہیں پڑھی تو اس کو پڑھیں کہ کا
ئناتی جو نظام ہے وہ اس طرح چل رہا ہے کہ ایک کتاب المبین ہے قرآن پاک
میں کتاب المبین کا تذکرہ ہے کتاب المبین ایک الگ چیز ہے اور لوح محفوظ ایک
الگ چیز ہے لوح محفوظ کا الگ تذکرہ اور کتاب المبین کا الگ تذکرہ ہے تو حضو
ر قلندر بابااولیا ء فر ماتے ہیں کہ روحانی آنکھ سے بہتر ایک کتاب المبین ہے ایک
کتاب المبین پر تیس کروڑ لوح محفوظ ہیں ہم ایک لوح محفوظ کا ذکر کر تے
ہیں نے ایک کتاب المبین پر تیس کروڑ لوح محفوظ ہیں ایک لوح محفو ظ پر اسی
ہزار حزریں ہیں اور ایک حزے پر کم از کم ساتھ یا نونظام و شمسی مستقل ہیں
ہر نظامی شمسی میں پھر یہ سیا رے ہو تے ہیں تو ہم نے ایک دفعہ ہیںجس

نے اللہ تعالیٰ سے روبرو ہو کر گفتگو کی ...کہ ہم نے اپنے بندے سے راض و نیاز
کی با تیں کیں اور ہمارے بندے نے جو دیکھا جھوٹ نہیں دیکھا خواب خیال کی بات
نہیں ہے تو اب جتنی قومیں ہیں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑواور تفر کہ
نہ ڈالو ...اللہ حافظ.